



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

" حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتی تھیں: " (واقعہ معراج میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک مفقود نہیں ہوا لیکن اللہ آپ کی روح کو لے گیا۔

(تفسیر ابن جریر طبری 9/16، بحوالہ معراج اور اس کے مشاہدات، حافظ صلاح الدین یوسف طبع دار السلام ص 32)

(پہچھنا یہ ہے کہ کیا یہ روای صحیح ہے؟ اور اگر یہ روایت صحیح ہے تو کیا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صرف روحانی طور پر معراج کی قائل تھیں؟ (شعیب محمد، سیالکوٹ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

: روایت مذکورہ تفسیر ابن جریر الطبری میں درج ذیل سند و متن سے مذکور ہے

"هذا الاثر رواه محمد بن اسحاق قال: حدثني بعض آل أبي بكر، أن عائشة كانت تقول: "ما خلفه جسد رسول الله صلى الله عليه وسلم، ولكن الله أنزله بروحه"

ہمیں (محمد) بن حمید (الرازی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سلمہ (بن الفضل الابرش) نے حدیث بیان کی، وہ محمد (بن اسحاق بن یسار) سے بیان کرتے ہیں، کہا: مجھے آل ابی بکر میں سے بعض نے بتایا کہ (سیدہ) عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فرماتی تھیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم (مبارک) غائب نہیں ہوا (تھا) لیکن اللہ نے آپ کو روحانی معراج کرائی (ج 15 ص 13)

تحقیق :-

یہ روایت اصول حدیث کی رو سے ضعیف و مردود ہے۔ اس میں بعض آل ابی بکر راوی مجہول محض ہے، اس کا کوئی اتنا پتا معلوم نہیں ہے۔ ایسے مجہول العین راوی کی روایت ضعیف و مردود ہوتی ہے۔

یہ بات بہت عجیب و غریب ہے کہ منکرین حدیث اور مخالفین کتاب و سنت ہمیشہ صحیح وثابت روایات کو رد کر دیتے ہیں اور اس طرح کی بے سرو پا مجہول و مردود قسم کی روایتوں سے استدلال کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا اصل مقصد!

عوام الناس کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن مجید، صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے علاوہ دنیا کی کسی کتاب کا بھی حوالہ دے تو آنکھیں بند کر کے اس پر یقین نہ کریں بلکہ اصول حدیث کی روشنی میں سند و متن کی تحقیق کروائیں اور صحیح وثابت ہونے کے بعد ہی اسے تسلیم کریں۔

تنبیہ بلغ :-

: تفسیر ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ میں اسی سند کے ساتھ محمد بن اسحاق سے روایت ہے کہ

"قال ابن اسحاق: حدثني يعقوب بن عتبة بن المغيرة بن الأنس: أن معاوية بن أبي سفيان، كان إذا سئل عن مسرى رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: كانت رؤيا من الله تعالى صادقة"

مجھے یعقوب بن عتبہ بن المغیرہ بن الانس نے حدیث بیان کی کہ (سیدنا) معاویہ بن ابی سفیان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کے بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے اللہ کی طرف سے (یہ) سچا (خواب تھا)۔ (15/13)

یہ روایت بھی منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف و مردود ہے۔ یعقوب بن عتبہ طبقہ سادہ (تابعین) میں سے تھے، انہوں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں پایا۔

معلوم ہوا کہ یہ دونوں روایتیں سرے سے ثابت ہی نہیں ہیں۔

تنبیہ :-

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ نے بذریعہ ٹیلی فون مجھے بتایا کہ انھوں نے اپنی مذکورہ کتاب میں یہ دونوں روایتیں لکھ کر ان کی تردید بھی کر رکھی ہے۔

:سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

"بِئْرِ رُؤْيَا عَيْنٍ، أُرِيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِي بِهِيَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ"

(یہ) حقیقی) آنکھ کا دیکھنا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس تک معراج والی رات دکھایا گیا۔ (صحیح بخاری: 3889)

:نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"يُنَاثِرُنَا عَنْهُ الْبَيْتُ بَيْنَ النَّاسِ وَالْبَيْتُ الْفُتُوحِ"

میں بیت اللہ کے قریب یمن اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا۔ لہٰذا

(صحیح بخاری: 3207 صحیح مسلم: 164/416)

(معلوم ہوا کہ معراج بیداری میں ہوئی تھی۔) (الحديث: 42)

هذا ما عني واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد 1 - کتاب العقائد - صفحہ 107

محدث فتویٰ

